محمد رسول اللہ ﷺ

آئینہ

انجمن طلباءِ اسلام

کے بارے میں

103 اہم سوالات و جوابات

از

سلیم اختر غوری

— ایم اے سیاسیات

مکتبہ انجمن

"زاویہ" ۸ سی۔ داتا دربار مارکیٹ ○ لاہور فون۔ ۷۱۳۵۵۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آئینہ

انجمن طلباء اسلام کے بارے میں

103 اہم سوالات و جوابات

از

سلیم اختر غوری
ایم اے سیاسیات

مکتبہ انجمن
"زاویہ" ۸ سی۔ داتا دربار مارکیٹ ○ لاہور فون۔ ۷۱۱۳۵۵۳

قیمت: 5 روپے

انتساب

ان نوجوانوں کے نام!

جو اپنی جوانی

فروغ محبت رسولؐ کے لئے وقف کر چکے ہیں

سلیم اختر غوری

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۰ ہجری

معلومات عامہ (GENERAL KNOWLEDGE)

سوال نمبر ۱:۔ انجمن طلبہ اسلام کیا ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام مسلمان طلبا کی ایک ملک گیر طلباء تنظیم ہے۔ جس کی شاخیں بیرون ملک میں قائم ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ انجمن طلبہ اسلام کب قائم ہوئی؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام ۲۰، شوال المکرّم ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو قائم ہوئی۔

سوال نمبر ۳:۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجلاس کہاں ہوا؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجلاس کراچی کی سبز مسجد صرافہ بازار میں منعقد ہوا۔

سوال نمبر ۴:۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجلاس کب ہوا؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجلاس ۲۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو ہوا۔

سوال نمبر ۵:۔ انجمن طلبہ اسلام کا نصب العین کیا ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کا نصب العین طلبہ کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع فروزاں کرنا ہے۔

سوال نمبر ۶:۔ انجمن طلبہ اسلام کی منزل کیا ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کی منزل عالمگیر غلبہ اسلام ہے۔

سوال نمبر ۷:۔ انجمن طلبہ اسلام کی جدوجہد کس لئے ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کی جدوجہد ساری دنیا میں انقلاب مصطفیٰ برپا کرنا اور پاکستان میں نظام مصطفیٰ نافذ کرنے کیلئے ہے۔

سوال نمبر ۸ :۔ انجمن طلبہ اسلام کا مرکزی دفتر کہاں واقع ہے ؟
جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام کا مرکزی دفتر کراچی میں واقع ہے۔
سوال نمبر ۹ :۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجتماع کہاں منعقد ہوا ؟
جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا اجتماع قیام انجمن کے تقریباً ایک ہفتہ بعد سبز مسجد صرافہ بازار کراچی میں منعقد ہوا۔
سوال نمبر ۱۰ :۔ انجمن طلبہ اسلام کیا چاہتی ہے ؟
جواب :۔ انجمن چاہتی ہے کہ طلبہ کے دل عشق مصطفیٰ سے سرشار ہوں اور احترام صحابہؓ و بزرگان دین کے جذبہ سے لبریز ہوں۔ اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے۔ طلباء کے مسائل حل ہوں۔ ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ سے پاک معاشرہ قائم ہو۔ ہر طالب علم کو کم از کم اتنی معلومات ہوں کہ وہ اسلام کو نامکمل کہنے والے کور بینوں کو خاموش کر سکے اور اپنے ذاتی کردار کو انقلاب مصطفیٰ کے سانچے میں ڈھال سکے۔
سوال نمبر ۱۱ :۔ نظام مصطفیٰ سے کیا مراد ہے۔
جواب :۔ نظام مصطفیٰ سے مراد وہ سیاسی، معاشی، اقتصادی، معاشرتی، اخلاقی، تعلیمی اور جمہوری نظام ہے جسے اللہ کے پیارے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ نے نافذ کیا اور جس کے مآخذ قرآن و سنت اور خلفائے راشدین کے فیصلے ہیں۔
سوال نمبر ۱۲ :۔ طلبہ میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کا کیا مطلب ہے ؟
جواب :۔ طلباء میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے سے مراد طلباء میں اسلام کی سچی لگن اور محبت پیدا کرنا ہے، جو کہ عشق مصطفیٰ کے بغیر ناممکن ہے۔
سوال نمبر ۱۳ :۔ انجمن کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی ؟
جواب :۔ پاکستان کا قیام ملک میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے عمل میں آیا تھا۔ مگر

قیام پاکستان کے بعد یہاں اسلام دشمن قوتیں متحد ہو کر وطن کی سالمیت اور نظریہ پاکستان کی بیخ کنی کیلیے سرگرم ہو گئیں۔ بد قسمتی سے ان قوتوں نے طلبہ کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کیلیے آلہ کار بنایا۔ لہذا ان باطل قوتوں کے سدباب کیلئے انجمن کا قیام ناگزیر تھا۔

سوال نمبر ۱۴ :۔ انجمن طلبہ اسلام کس امام کے مسلک سے وابستہ ہے ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام امام اعظم حضرت "امام ابو حنیفہ" کے مسلک سے وابستہ ہے۔

سوال نمبر ۱۵ :۔ انجمن کی سرگرمیاں صرف طلباء تک کیوں محدود ہیں ؟

جواب :۔ چونکہ انجمن طلباء کی ایک نمائندہ تنظیم ہے اور اس کا ہر ممبر ایک عام ہمدرد سے لے کر مرکزی صدر تک سب کسی نہ کسی تعلیمی ادارے یا دینی مدرسے کا طالب علم ہوتا ہے۔ اس لئے انجمن کی سرگرمیاں صرف طلباء تک محدود ہیں۔

سوال نمبر ۱۶ :۔ انجمن اسلامی نظام تعلیم پر کیوں زور دیتی ہے ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام ، اسلامی نظام تعلیم پر اس لئے زور دیتی ہے کہ موجودہ نظام تعلیم چونکہ انگریزوں کا وضع کردہ ہے۔ اور انگریزی تعلیم کے نفاذ میں انگریزوں کے کئی مقاصد کارفرما تھے، اس کا اندازہ لارڈ میکالے کی تعلیمی رپورٹ سے بخوبی ہوتا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے کہ "ہم اپنے نظام تعلیم کے ذریعے ایک ایسی نسل تیار کرنا چاہتے ہیں کہ جو ہمارے اور محکوم طبقہ کے درمیان ترجمان کا کام دے۔ اور وہ ایسے افراد پر مشتمل ہو، جو گوشت پوست کے اعتبار سے ہندی ہو، لیکن ان کا طرز فکر، ذہنی رجحان اور طور طریقے خالص فرنگی ہوں" لہذا انجمن سمجھتی ہے کہ اس نظام تعلیم سے فارغ ہونے والے کس طرح سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانی بن سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ موجودہ

نظام تعلیم کی جگہ اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے۔

سوال نمبر ۱۷:۔ انجمن طلبہ اسلام طلباء میں کون سا انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام طلباء میں روحانی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے۔

سوال نمبر ۱۸:۔ انجمن کا پاکستان کی کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہے؟

جواب:۔ انجمن طلبہ اسلام کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی انجمن کسی جماعت کی بغل بچہ تنظیم ہے۔ انجمن کی تمام پالیسیاں اس کی مشاورت طے کرتی ہے جو طلباء پر مشتمل ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۹:۔ انجمن علماء اہلسنت کی تعظیم کیوں کرتی ہے؟

جواب:۔ انجمن علماء اہلسنت کی تعظیم اس لئے کرتی ہے کیونکہ اس اسلام میں علماء کا بڑا مقام ہے اور علماء وارث مصطفیٰ کا درجہ رکھتے ہیں اور تحریک پاکستان میں سواد اعظم اہلسنت کے جید علماء نے جو کردار ادا کیا وہ قابل فخر ہے انجمن یہ سمجھتی ہے کہ معاشرے کے سدھارنے کے عمل میں علماء کا تعاون از حد ضروری ہے۔

سوال نمبر ۲۰:۔ شاعر انجمن کا نام بتائیے۔

جواب:۔ شاعر انجمن کا نام ادیب رائے پوری ہے۔

سوال نمبر ۲۱:۔ انجمن کے کارکن اپنا روحانی رہبر کسے مانتے ہیں

جواب:۔ انجمن کے کارکن اپنا روحانی رہبر غوث الاعظم کو مانتے ہیں اور اس کا امتیازی نعرہ ہے کہ رہبر دلبر روحانی۔ یا غوث الاعظم جیلانی۔

سوال نمبر ۲۲:۔ انجمن طلبہ اسلام کا پہلا کنونشن کب اور کہاں ہوا تھا؟

جواب:۔ انجمن کا پہلا کنونشن ۷ اپریل ۱۹۶۸ء کو بروز اتوار کراچی میں منعقد ہوا تھا۔

سوال نمبر ۲۳:۔ ترانہ انجمن کے ابتدائی بول لکھیے؟

جواب:۔ اس سرزمین پہ مصطفیٰ کا لائیں گے نظام

انجمن طلبہ اسلام........... انجمن طلبہ اسلام۔

سوال نمبر ۲۴:۔ انجمن کے بانی اراکین کی تعداد کتنی ہے نام لکھیئے ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام کے بانیان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ جناب علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب کراچی

۲۔ جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب کراچی

۳۔ جناب مولانا محمد یعقوب قادری ایڈووکیٹ نواب شاہ

۴۔ جناب فاروق مصطفائی صاحب کراچی

۵۔ جناب شکیل احمد صدیقی صاحب کراچی

سوال نمبر ۲۵:۔ انجمن کے پہلے مرکزی صدر کون تھے ؟

جواب :۔ انجمن کے پہلے صدر ہونے کا اعزاز حاجی محمد حنیف طیب کو حاصل ہے۔

سوال نمبر ۲۶:۔ انجمن کے پہلے مرکزی سیکریٹری جنرل کون تھے۔ اور ان کا تعلق کس شہر سے تھا۔

جواب :۔ انجمن کے پہلے سیکریٹری جنرل شاکر محمد شفیع تھے، ان کا تعلق کراچی سے ہے۔

سوال نمبر ۲۷:۔ انجمن کا موجودہ مونوگرام کس کی تخلیق ہے ؟

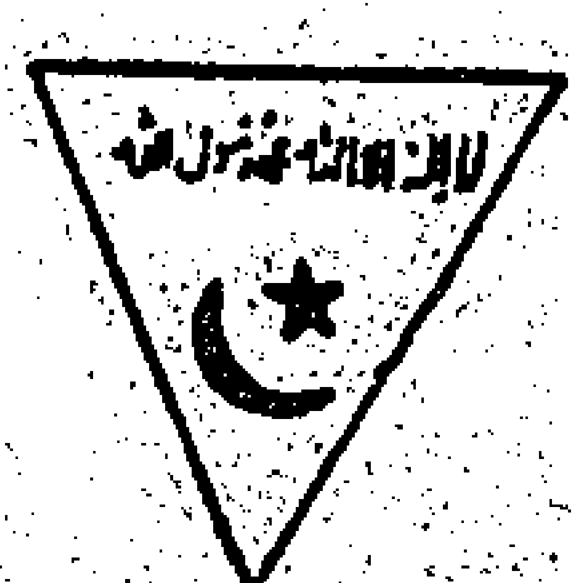
جواب :۔ انجمن کا موجودہ مونوگرام مولانا محمد یعقوب قادری کا تخلیق کردہ ہے

سوال نمبر ۲۸:۔ انجمن کا موجودہ پرچم کس صدر کے دورانیہ میں تجویز کیا گیا۔

جواب :۔ صدر انجمن ظفر اقبال نوری صاحب

سوال نمبر ۲۹:۔ انجمن کا پرانا مونوگرام کون سا تھا؟

جواب :۔ انجمن کا پرانا مونوگرام یہ ہے۔



سوال نمبر ۳۰ :۔ انجمن کا موجودہ مونوگرام کون سا ہے ؟

جواب :۔ انجمن کا موجودہ مونوگرام یہ ہے۔

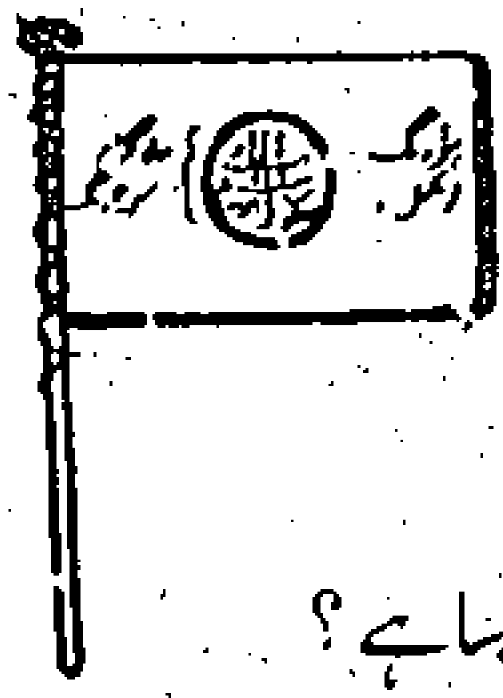
مونوگرام



سوال نمبر ۳۱ :۔ انجمن کا پرانا پرچم کیسا تھا ؟

جواب :۔ انجمن کا پرانا پرچم یہ ہے۔

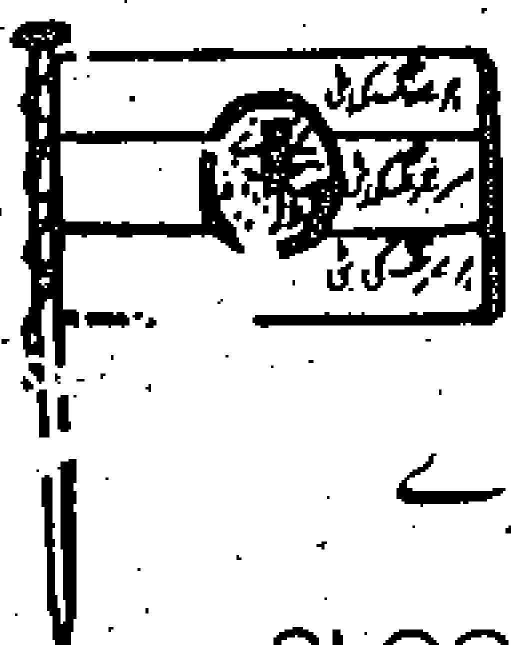
مونوگرام



سوال نمبر ۳۲ :۔ انجمن کا موجودہ پرچم کیسا ہے ؟

جواب :۔ انجمن کا موجودہ پرچم سبز رنگ کا مستطیل شکل کا ہے۔ جس کے بیچ میں سرخ رنگ کی پٹی ہے اور بیچ میں دائرے میں سفید رنگ سے انجمن کا مونوگرام بنا ہوا ہے۔

مونوگرام



انجمن کے نعرے

SLOGANS OF A.T.I

سوال نمبر ۳۳ :۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر کا مطلب کیا ؟

جواب :۔ اس نعرہ کا مطلب ہے کہ ہم صرف اللہ کو بڑا (Super Power) مانتے ہیں اور ان ہی کے سامنے جھکتے ہیں اور صرف اسی سے ڈرتے ہیں۔ اس کے سوا ہم نہ تو کسی دنیاوی ہستی کی پوجا کرتے ہیں، نہ ہی خوف کھاتے ہیں اور نہ ہی کسی

کے آگے جھکتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۴ :۔ نبی کا لشکر...... اللہ اکبر...... کا کیا مطلب ہے

جواب :۔ نبی کا لشکر سے مراد طالبان حق کا قافلہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں انجمن کے جیالے عاشقان مصطفیٰ کا لشکر ہے جس کی شان نرالی ہے۔ جسے دیکھ کر ہر شخص کی زبان پر اللہ اکبر آجاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۵ :۔ نعرہ رسالت...... یارسول اللہ...... کا کیا مطلب ہے۔

جواب :۔ اس نعرہ کا مقصد رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ کی رسالت کا غلغلہ بلند کرنا ہے۔ نیز اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا رخ نبی مکرم کی جانب موڑنا ہے۔

سوال نمبر ۳۶ :۔ سیدی مرشدی...... یانبی یانبی...... کا کیا مطلب ہے ؟

جواب :۔ اس نعرہ کا مطلب ہے کہ کارکنان انجمن اپنا مرشد و رہنما نبی مکرم کی ذات بابرکات کو سمجھتے ہیں۔ اور کسی دنیاوی سیاست دان یا شخصیت کے پجاری نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۳۷ :۔ غلام ہیں غلام ہیں...... رسول کے غلام ہیں...... کا کیا مطلب ہے۔

جواب :۔ اس نعرہ کا مطلب ہے کہ انجمن کے کارکن خود کو رسول معظم کا غلام سمجھتے ہیں۔ اور دین مصطفیٰ کا ادنیٰ خادم۔ اس لئے انہیں غلامی مصطفیٰ پر ناز ہے اور انہیں کسی دوسرے کے در سے نظریات کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۳۸ :۔ نہ ہو جو عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے۔ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ اس نعرہ کی تشریح کریں۔

جواب :۔ یہ نعرہ کارکنان انجمن کے دل کی آواز ہے۔ ایک عزم مصمم ہے۔ ایک پختہ عقیدہ ہے۔ اگر کسی دل میں حضور پرنور کی محبت نہ ہو تو وہ دل مردہ ہے۔ اس کا ایمان نامکمل ہے۔ اور جس کا ایمان مکمل نہ ہو تو یقیناً اس کی زندگی بے کار ہے۔

فضول ہے۔ اور پھر جس کی زندگی کا محور ہی محبت رسول ہے۔ تو پھر غلامی رسول اس کی زندگی کا گہنا بن جاتی ہے۔ جس کے سامنے زندگی کی کوئی حیثیت ہے اور نہ موت کے خوف کی۔

سوال نمبر ۳۹ :۔ طلبہ کی بصیرت جاگی ہے۔ اب امن کی خوشبو پھیلے گی یہ نعرہ کس کی تخلیق ہے؟

جواب :۔ یہ نعرہ ڈاکٹر ظفر اقبال نوری کا تخلیق کردہ ہے۔

سوال نمبر ۴۰ :۔ اولیاء کا ہے فیضان......پاکستان پاکستان...... سے کیا مراد ہے؟

جواب :۔ اس نعرہ کا مطلب ہے کہ پاکستان، اولیاء اللہ کا صدقہ ہے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے کہ پاکستان جس خطہ زمین پر قائم ہوا وہاں دین اسلام اولیاء اللہ کے ذریعے ہی پھیلا، جن میں سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری، بابا نظام الدین اولیاء دہلی۔ داتا گنج بخش ہجویری لاہور، لال شہباز قلندر سیہون سندھ، بہاؤالدین ذکریا ملتانی، شاہ عبداللطیف بھٹائی سندھ، حضرت بلاول نورانی لسبیلہ بلوچستان، حضرت خوشحال خان خٹک صوبہ سرحد، اور شاہ ہمدان کشمیر وغیرہ معروف بزرگان ہیں جن کی بدولت یہ خطہ زمین نور اسلام سے منور ہوا۔

سوال نمبر ۴۱ :۔ تسخیر کشمیر......بزور شمشیر...... تشریح کریں؟

جواب :۔ مسئلہ کشمیر اور کشمیر کی سر زمین پر بھارت کے غاصبانہ قبضے سے ہر پاکستانی باخبر ہے۔ ہر طالب علم جانتا ہے کہ کشمیر پر کشمیری مسلمانوں کا حق ہے۔ اور کشمیر کو آزاد ہونا چاہیئے۔ چونکہ بھارت نے کشمیر پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ کشمیری عوام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس ظلم و تشدد کے خلاف کشمیر کی آزادی کیلئے نوجوانوں میں جذبہ جہاد بیدار کیا جائے۔ انجمن طلباء اسلام نے تسخیر کشمیر، بزور شمشیر کا نعرہ لگا کر یہ واضح کر دیا ہے کہ کشمیر کی

آزادی صرف جہاد ہی سے ممکن ہے۔

سوال نمبر ۴۲ :۔ ہمارے سچے رہنما..... ابو حنیفہ اور رضا..... اس نعرے ہمیں ابو حنیفہ اور رضا کا ذکر ہے۔ یہ کون ہیں ؟ اور انجمن کے کارکنان انہیں اپنا رہنما کیوں سمجھتے ہیں ؟

جواب :۔ امام ابو حنیفہ اسلامی فقہ کے ایک ایسے ماہر ہیں جن کے نام کا سکہ آج بھی چلتا ہے۔ اور اسلامی قانون کی تشریحات جو امام ابو حنیفہ نے سینکڑوں سال پہلے پیش کی تھیں آج بھی مروج ہیں۔ اس وجہ سے آپ کو امام اعظم کہا جاتا ہے اس لئے کارکنان انجمن آپ کو اپنا رہنما تسلیم کرتے ہیں۔ اور رضا سے مراد ہے وہ ہستی ہے جو ایک ہزار سے زائد کتب کی مصنف ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے عظیم مبلغ اور عاشق رسول جنہیں دنیا الشاہ احمد رضا بریلوی کے نام سے جانتی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے عقائد حسنہ کی جس انداز اور حالات میں تبلیغ کی اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے والوں کے خلاف قلمی و عملی جدوجہد کی اور لوگوں کے دلوں میں محبت رسول کے چراغ جلائے۔ اسلام کی اس عظیم خدمت کے اعتراف کے طور پر انجمن انہیں اپنا سچا رہنما مانتی ہے۔

انجمن کا لٹریچر

(LITERATURE OF ANJUMAN)

سوال نمبر ۴۳ :۔ انجمن کے کتابچہ "ساز سخن" اور "انجمن میں شمولیت کیوں" کے مصنف کا نام لکھیے ؟

جواب :۔ ساز سخن اور "انجمن میں شمولیت کیوں" ڈاکٹر ظفر اقبال نوری کی تخلیق ہیں۔

سوال نمبر ۴۴:۔ انجمن کے اشاعتی ادارہ کا کیا نام ہے؟

جواب:۔ انجمن کے اشاعتی ادارے کا نام "مکتبہ انجمن" ہے۔

سوال نمبر ۴۵:۔ کتابچہ "اسلامی معاشرے میں طلبہ کا کردار" کس کی تقریر پر مشتمل ہے؟

جواب:۔ اسلامی معاشرے میں طلبہ کا کردار محسن انجمن فخر اہلسنت رازی زماں غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی کی تقریر پر مشتمل ہے۔

سوال نمبر ۴۶:۔ احساس ذمہ داری" کس کی تخلیق ہے؟

جواب:۔ احساس ذمہ داری حاجی محمد حنیف طیب کی تخلیق کردہ ہے۔

سوال نمبر ۴۷:۔ "شاعر محبت" کے مصنف کون ہیں۔ اور یہ کتاب کس شاعر کے بارے میں ہے؟

جواب:۔ شاعر محبت کے مصنف پروفیسر مسعود احمد ہیں۔ اور یہ کتابچہ صوفی شاعر حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کے بارے میں ہے۔

سوال نمبر ۴۸:۔ کتابچہ "دس ضروری باتیں" کس کے نصاب میں شامل ہے؟

جواب:۔ یہ کتابچہ ہمدرد کے نصاب میں شامل ہے۔

سوال نمبر ۴۹:۔ کتابچہ "اسلامی نظام تعلیم" کس کی تخلیق ہے؟

جواب:۔ یہ کتابچہ پروفیسر شریف چشتی کی تخلیق ہے۔

سوال نمبر ۵۰:۔ "انسان اور مسلمان" اور معاشرے کے ناسور...... کس کی تخلیقات ہیں؟

جواب:۔ انسان اور مسلمان اور معاشرے کے ناسور علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی تخلیقات ہیں۔

سوال نمبر ۵۱ :۔ یہ اقتباس کس کتابچہ سے لیا گیا ہے۔ "جس قوم کے طلباء گمراہ ہو جائیں تو یقین کرو کہ ساری قوم گمراہ ہو جائے گی۔

جواب :۔ یہ اقتباس کتابچہ۔ اسلامی معاشرے میں طلباء کا کردار سے لیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۵۲ :۔ انجمن کے ماہانہ رسالے کا نام بتایئے ؟

جواب :۔ انجمن کے ماہانہ رسالے کا نام "نوائے انجمن" ہے۔

سوال نمبر ۵۳ :۔ یہ اقتباس کس کتابچہ سے لیا گیا ہے۔ "ہم کسی فرد کے لئے تو کام نہیں کر رہے۔ بلکہ ہم ایک نصب العین، نظریہ اور مسلک کیلئے جدو جہد کر رہے ہیں"

جواب :۔ یہ کتاب "احساس ذمہ داری" سے لیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۵۴ :۔ مکتبہ انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی ڈائری کا نام بتایئے ؟

جواب :۔ "منزل ڈائری"

آئین انجمن

(CONSTITUTION OF ANJUMAN)

سوال نمبر ۵۵ :۔ مرکزی کابینہ کتنے ارکان پر مشتمل ہوتی ہے

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام کی مرکزی کابینہ میں مندرجہ ذیل ارکان ہوتے ہیں۔
صدر نائب صدر اول، دوئم، سیکریٹری جنرل، جوائنٹ سیکریٹری اول، دوئم، خازن سیکریٹری نشر و اشاعت۔

سوال نمبر ۵۶ :۔ مرکزی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کون کرتے ہیں ؟

جواب :۔ مرکزی کابینہ کے اجلاس کی صدارت مرکزی صدر کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۷ :۔ صوبائی کابینہ کا سربراہ کون ہوتا ہے ؟
جواب :۔ صوبائی کابینہ کا سربراہ صوبائی ناظم ہوتا ہے۔
سوال نمبر ۵۸ :۔ ڈویژنل سطح پر انجمن کتنے عہدیداران پر مشتمل ہوتی ہے ؟
جواب :۔ ڈویژنل سطح پر انجمن ناظم ڈویژن اور رابطہ سیکریٹری پر مشتمل ہوتی ہے۔
سوال نمبر ۵۹ :۔ ضلعی ناظم کیا کام کرتا ہے ؟
جواب :۔ ضلعی ناظم شاخوں سے رابطہ رکھتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ان کو درپیش مسائل معلوم کر کے ڈویژنل اور صوبائی ناظمین کو بھیجتا ہے۔ نیز نئی شاخیں قائم کرتا ہے ضلعی سطح پر پروگرام تشکیل دیتا ہے۔ اور ہمدردوں کو شاخ کے ناظم کی سفارش پر کارکن بناتا ہے۔
سوال نمبر ۶۰ :۔ شاخ کی کابینہ کے کتنے ارکان ہوتے ہیں ؟
جواب :۔ شاخ کی کابینہ ناظم، نائب ناظم، جنرل سیکریٹری، جوائنٹ سیکریٹری، سیکریٹری نشرواشاعت، خازن پر مشتمل ہوتی ہے۔
سوال نمبر ۶۱ :۔ ہمدرد اور کارکن کن کن انتخابات میں اپنا ووٹ ڈال سکتے ہیں ؟
جواب :۔ ہمدرد کسی بھی سطح کے انتخابات میں ووٹ نہیں ڈال سکتا البتہ کارکن یونٹ اور شاخ کے انتخابات میں عہدیدار بھی منتخب ہو سکتا ہے۔ اور ووٹ بھی استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے۔
سوال نمبر ۶۲ :۔ امینان اور اراکین اپنا ووٹ کہاں استعمال کر سکتے ہیں ؟
جواب :۔ امینان اپنا ووٹ یونٹ سے لے کر ضلعی سطح تک اور اراکین یونٹ سے لے کر مرکزی سطح تک ووٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ نیز عہدیدار منتخب ہو سکتے ہیں ؟

سوال نمبر ۶۳ :۔ انجمن کا انتظامی ڈھانچہ اور لائحہ عمل ایک مکمل اسلامی جمہوری روایت کے مطابق ہے۔ ثابت کریں۔

جواب :۔ حدیث مصطفیٰ ہے کہ جب بھی تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کرلیں۔ اسی اصول کے تحت انجمن طلباء اسلام کا انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیا گیا ہے۔ یعنی جس گاؤں، محلے یا اسکول کالج میں انجمن کے کم از کم تین ہمدرد ہوں، وہاں یونٹ قائم ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے ایک کنوینرُ نامزد ہو گا۔ اس طرح شاخ کے ساتھی اپنا ناظم منتخب کرتے ہیں۔ اور ناظمین تنظیمی کام اسلام کے مشاورت کے اصول کو مدنظر رکھ کر کابینہ کے مشورے سے کرتے ہیں۔ اسی طرح مرکزی مشاورت بھی کام کرتی ہے۔ ہر سال باقاعدگی سے ہر سطح پر انتخاب ہونا ایک مکمل جمہوری عمل ہے۔ اور انتخابات میں خفیہ رائے شماری جمہوریت کے عین مطابق ہے۔ انجمن کے تمام ساتھی اپنی حیثیت کے مطابق اپنا ناظم، جنرل سیکریٹری منتخب کرنے میں بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ اور تمام اراکین کو تنظیمی پالیسیوں پر اختلاف کرنے رائے زنی کرنے کا حق حاصل ہے، جو کہ جمہوریت کی روح ہے۔

سوال نمبر ۶۴ :۔ انجمن کے کارکن بننے کیلئے بنیادی شرائط کیا ہیں؟

جواب :۔ ایسا ہمدرد جو بحیثیت ہمدرد چھ ماہ کی مدت پوری کر چکا ہو۔ نصاب ہمدرد کا مطالعہ مکمل کر چکا ہے۔ اس کی تعلیمی استعداد پرائمری پاس ہو وہ کارکن بن سکتا ہے۔

سوال نمبر ۶۵ :۔ انجمن میں تربیت کے کتنے مدارج ہیں؟ نام اور مدت لکھیے؟

جواب :۔ انجمن میں تربیت کے چار مدارج ہوتے ہیں۔

۱۔ ہمدرد...... کم از کم چھ ماہ رہے گا۔

۲۔ کارکن...... کم از کم ایک سال رہے گا۔

۳۔ امین..... کم از کم ایک سال رہے گا۔

۴۔ رکن..... اختتام تعلیم تک رہے گا۔

سوال نمبر ۶۶ :۔ انجمن میں کن عہدوں پر الیکشن ہوتا ہے؟

جواب :۔ انجمن میں مرکزی کابینہ کے مرکزی صدر اور سیکریٹری جنرل کے عہدے پر انتخاب ہوتا ہے۔ صوبائی کابینہ میں صوبائی ناظم اور جنرل سیکریٹری کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس طرح ہر سطح پر ناظم اور جنرل سیکریٹری کا انتخاب الیکشن کے ذریعے ہوتا ہے۔ سوائے ڈویژنل رابطہ سیکریٹری کے۔

سوال نمبر ۶۷ :۔ انجمن کی ہر سطح پر کابینہ کون تشکیل دیتا ہے؟

جواب :۔ انجمن کی مرکزی کابینہ صدر اور سیکریٹری جنرل باہمی مشورے سے تشکیل دیتے ہیں۔ جبکہ صوبوں اور شاخوں کی کابینہ ناظمین اور جنرل سیکریٹریز باہمی مشورے سے تشکیل دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۶۸ :۔ انجمن میں انتخاب کا طریقہ کیا ہے؟ تفصیل بتایئے؟

جواب :۔ انجمن کا طریقہ انتخاب عین اسلامی روایات کے مطابق ہے۔ سب سے پہلے ایک بزرگ یا سابق ساتھی یا کسی بڑے عہدیدار کو پریذائیڈنگ آفیسر کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پریزائیڈنگ آفیسر اپنی نگرانی میں کاروائی کا آغاز کرتا ہے۔ ابتداء میں وہ تمام ووٹ کاسٹروں سے ناظم یا صدر کے عہدے کے لئے امیدواروں کے نام طلب کرتا ہے۔ (واضح رہے کہ کوئی امیدوار خود اپنا نام نہ تو پیش کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی دستبردار ہو سکتا ہے۔) ووٹر کسی کا بھی نام پیش کر سکتا ہے۔ مگر اس امیدوار کیلئے دو ووٹروں کی حمایت حاصل کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد پریذائیڈنگ آفیسر تمام ووٹروں کو کچھ دیر کیلئے کنوینسنگ کیلئے وقت دے گا۔ اس موقع پر امیدوار کنونسنگ میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ اس کے بعد خفیہ

ووٹنگ ہو گی اور کسی امیدوار کی کامیابی کثرت رائے سے عمل میں آئے گی۔ اسی طرح سیکریٹری جنرل یا جنرل سیکریٹری کے انتخابات عمل میں آئیں گے۔ واضح رہے کہ کوئی امیدوار بلا مقابلہ بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر ۶۹ :۔ انجمن کی کابینہ کا انتخاب کتنے عرصہ کیلئے عمل میں آتا ہے؟

جواب :۔ انجمن کی ہر سطح کی کابینہ ایک سال کیلئے منتخب ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۷۰ :۔ مرکزی صدر سے حلف برداری کون لیتا ہے؟

جواب :۔ مرکزی صدر سے حلف انجمن کا کوئی سابق صدر یا کوئی بزرگ لیتا ہے۔

سوال نمبر ۷۱ :۔ انجمن کے آئین ساز ادارے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب :۔ انجمن کے آئین ساز ادارے کو مجلس مشاورت کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۷۲ :۔ انجمن کا مرکزی صدر بننے کیلئے کن خصوصیات کا حامل ہونا ضروری ہے۔

جواب :۔ (۱) رکن انجمن ہونا (۲) باشرع ہونا (۳) طلبہ سیاست پر گہری نظر رکھنا (۴) جذبہ عشق مصطفیٰ سے سرشار ہونا (۵) جذبہ جہاد سے سرشار ہونا (۶) اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا۔

سوال نمبر ۷۳ :۔ انجمن کی مجلس مشاورت میں کتنے اراکین ہوتے ہیں؟

جواب :۔ انجمن کی مجلس مشاورت میں مرکزی صدر، سیکریٹری جنرل، نائب صدر اول ہر صوبے بشمول کشمیر سے دو اراکین کو مجلس مشاورت کا رکن منتخب کیا جاتا ہے۔ اور صوبائی ناظمین اور جنرل سیکریٹریز مشاورت کے رکن ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں پانچ رفقاء کا انتخاب مجلس مشاورت کرتی ہے۔

سوال نمبر ۷۴ :۔ انجمن میں احتساب کا عمل کس طرح ہوتا ہے؟

جواب :۔ انجمن کی تمام کابینہ ہر سطح پر کارکنان کے سامنے جوابدہ ہوتی ہیں۔ اور

ترتیب کے لحاظ سے صوبے مرکز کے سامنے، ڈویژن صوبے کے سامنے، شاخیں ضلعوں کے سامنے اور یونٹ شاخوں کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ اور غیر متحرک ہونے یا کسی بد نظمی کی صورت میں صدر یا ناظم متعلقہ شخص کو تین انتباہی پرچہ (WARNING NOTICE) دے گا اور پھر ضابطے کی کارروائی عمل میں لائے گا۔

سوال نمبر ۷۵ :۔ مرکزی صدر کے آئینی اختیارات کا جائزہ لیں۔

جواب :۔ مرکزی صدر صوبائی ناظمین کی سفارش پر ایمنان کو رکن بنا سکتا ہے۔ انجمن کی ہر سطح کی کابینہ کو توڑ کر نئی تقرری کر سکتا ہے۔ مشاورت کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔ کسی جنرل سیکریٹری کے مشورے سے مرکزی کابینہ تشکیل دے سکتا ہے کسی مسئلے پر پالیسی بیان دے سکتا ہے۔ مگر اس کی منظوری مشاورت سے بعد میں لینا ہوگی۔

نظریات انجمن

سوال نمبر ۷۶ :۔ توحید خداوندی کے بارے میں انجمن کے کیا نظریات ہیں؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام خدا کی وحدانیت پر غیر متزلزل یقین رکھتی ہے۔ اور کارکنانِ انجمن کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کا مکمل نظام ایک اللہ کے زیر انتظام ہے اور وہی زندگی، موت اور رزق کا مالک ہے۔

سوال نمبر ۷۷ :۔ رسالت مصطفیٰ کے بارے میں انجمن کا کیا نظریہ ہے؟

جواب :۔ انجمن رسالت مصطفیٰ پر مکمل یقین رکھتی ہے اور اس کا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری اور برحق نبی و رسول ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سوال نمبر ۷۸ :۔ انجمن حضور کے نور ہونے کے بارے میں کیا کہتی ہے ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام قرآن کے فرمان "قد جاء کم من اللّٰہ نور وکتاب مبین" کے مطابق حضور کو اللہ کا نور تسلیم کرتی ہے۔

سوال نمبر ۷۹ :۔ انجمن صحابہ کرام کے بارے میں کیا نظریات رکھتی ہے ؟

جواب :۔ انجمن صحابہ کرامؓ کے بارے میں اپنے کارکنان کو درس دیتی ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ قابل احترام ہیں۔ اور ان کی خدمات کی بدولت اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ان کی شان میں گستاخی کفر کے برابر ہے۔

سوال نمبر ۸۰ :۔ انجمن اولیاء اللہ کے بارے میں کیا نظریات پیش کرتی ہے ؟

جواب :۔ اولیاء اللہ کے بارے میں انجمن کا نظریہ یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں یاد الٰہی میں گزار دیں۔ اور جن کی زندگی کا اک اک لحہ دین متین کی خدمت کرتے ہوئے گذرا۔ انتہائی قابل احترام ہیں۔ خصوصاً خطہ برصغیر جہاں اسلام کی روشنی اولیاء کرام کے توسط سے پھیلی۔ پاکستان تو اولیاء کرام، بزرگان دین ہی کے مرہون منت وجود میں آیا۔ اولیاء اللہ کی محبت اللہ اور اس کے رسول سے محبت کے مترادف ہے۔

سوال نمبر ۸۱ :۔ انجمن سیرت و کردار میں انقلاب کا محرک عشق مصطفیٰ کو کیوں سمجھتی ہے ؟

جواب :۔ سیرت و کردار میں اس وقت تک انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کوئی شخص کسی نظریہ سے وابستہ نہ ہو جائے اور اپنے قائد سے والہانہ محبت نہ کرے۔ انجمن طلبہ اسلام کا نظریہ اسلام اور دستور قرآن ہے۔ لہذا انجمن سمجھتی ہے کہ جب تک مسلمان نوجوان محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو اپنی عقیدتوں کا مرکز نہ بنائیں گے۔ اپنے دلوں میں حب مصطفیٰ کے چراغ نہیں

روشن کریں گے۔اس وقت تک سیرت و کردار میں انقلاب برپا نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۸۲ :۔انجمن ایک امن پرست تنظیم ہے۔دلائل دیں۔

جواب :۔اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ انجمن ایک امن پرست تنظیم ہے اور تعلیمی اداروں میں امن کی خواہاں ہے۔اس لئے انجمن تمام جھگڑوں سے دور اپنے کارکنوں کو اپنے عظیم مشن کی جانب متوجہ رکھتی ہے۔البتہ دین کی سربلندی کیلئے جب بھی لہو بہانے کی ضرورت پڑی افتخار احمد شہید، حضور بخش شہید نے آگے بڑھ کر جام پیے اور آج بھی ایک ایک کارکن نظام مصطفیٰ کیلئے خون دینے کو تیار ہے۔

سوال نمبر ۸۳ :۔انجمن انقلاب مصطفیٰ کی اس دور میں کیوں ضرورت محسوس کرتی ہے؟

جواب :۔انقلاب مصطفیٰ ہر دور کی ضرورت ہے۔البتہ آج کے دور میں انقلاب مصطفیٰ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی ہے کیونکہ انسانیت کو منشیات اور اسلحہ کی دوڑ نے تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔اور انجمن کا یہ یقین ہے کہ انسانیت کی بقاء اور سلامتی کیلئے انقلاب مصطفیٰ ناگزیر ہے۔اور معاشرے کے ناسوروں کا واحد حل نظام مصطفیٰ میں مضمر ہے۔

سوال نمبر ۸۴ :۔انجمن طلبہ کی ایک غیر سیاسی تنظیم ہے۔دلائل دیں۔

جواب :۔انجمن طلبہ اسلام بلا مبالغہ ایک غیر سیاسی طلبہ تنظیم ہے۔جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ انجمن نے کبھی بھی کسی سیاسی جماعت کی غلامی قبول نہیں کی اور نہ ہی کسی سیاست دان کیلئے کوئی مہم چلائی۔اور نہ ہی کبھی انجمن کا کوئی کارکن کسی سیاسی پارٹی کا رکن بن سکتا ہے۔کیونکہ انجمن طلباء کو عملی سیاست سے دور رکھنا چاہتی ہے۔تاکہ وہ اپنی توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں۔اور ملک کا مستقبل درخشاں بنائیں۔

تحریکیں ہفتے، عشرے

سوال نمبر ۸۵ :۔ انجمن نے کن کن ملکی تحریکوں میں اپنا کردار ادا کیا ہے ؟

جواب :۔ بنگلہ دیش نامنظور تحریک ۷۱۔۱۹۷۰ء۔

صدر انجمن نے بنگلہ دیش نامنظور تحریک کے دوران بنگلہ دیش کا دورہ کیا۔ کارکنان انجمن نے بی بی سی کی جھوٹی خبروں کے خلاف برطانیہ کے ہائی کمشنر کو کراچی میں یادداشت پیش کی اور احتجاجی مظاہرے کیے۔ نشتر پارک کراچی کے جلسے میں وزیر اعظم بھٹو نے عوام سے بنگلہ دیش کی منظوری چاہی تو انجمن کا جیالا کارکن عبدالوحید حفاظتی اقدامات توڑ کر اسٹیج پر چڑھ گیا۔ اور بنگلہ دیش نامنظور کا نعرہ لگایا اور یوں بنگلہ دیش کی قرارداد منظور نہ ہو سکی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ :۔

تحریک ختم نبوت کا سب سے پہلا اسیر ناظم کراچی حافظ محمد تقی تھے۔ اور آخری گرفتاری کا سہرہ حاجی محمد حنیف طیب کے سر رہا۔ اس تحریک کے دوران انجمن نے تقریباً ۱۳۸۵ جلسہ عام منعقد کیے۔ اس وقت کے ناظم پنجاب محمد اقبال اظہری نے تین کتابچے :

(۱) قادیانی کفریات (۲) مرزا کی کہانی خود اس کی زبانی (۳) قادیانی مسئلہ تحریر کیے۔ سینکڑوں کارکنان پابند سلاسل ہوئے۔ آخر فتح انجمن کی ہوئی۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو کافر قرار دے دیا۔

تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء

مارچ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کا آغاز ہوا۔ اس تحریک کیلئے خون کا سب سے پہلا قطرہ انجمن کے جیالے کارکن افتخار احمد شہید نے ۱۶ مارچ

۱۹۷۷ء کو بہایا۔ ان کے علاوہ ظفر اقبال، حضور بخش شہید ہوئے ۹ طلباء تنظیموں کے اتحاد کی قیادت صدر انجمن امجد علی چشتی نے کی۔ آخر یہ تحریک حکومت وقت کے خاتمے پر منتج ہوئی۔

اسرائیلی جارحیت کے خلاف تحریک ۱۹۸۳ء :۔

بیت المقدس کی بے حرمتی اور غاصبانہ تسلط کے خلاف انجمن نے بھرپور احتجاج کیا۔ اسرائیلی جارحیت کے جواب میں کراچی میں واقع یہودیوں کی عبادت گاہ کے سامنے بھرپور مظاہرہ کیا۔ اور اس پر قبضہ کر کے اس میں اذان دی گئی۔ لیاقت آباد کراچی میں صدر ریگن کا پتلا جلایا گیا۔ کئی کارکنان گرفتار ہوئے۔

پابندی نامنظور تحریک ۱۹۸۴ء :۔

فروری ۱۹۸۴ء میں انجمن پنجاب میں بھاری اکثریت سے یونین الیکشن جیت گئی۔ اور ایک عظیم الشان طلبہ ریلی منعقد کی گئی۔ اس کے اگلے روز پنجاب میں طلبہ تنظیموں پر پابندی لگادی گئی۔ انجمن نے پابندی کے خلاف تحریک چلائی۔ ناظم پنجاب محمد فیاض جوئیہ اور مختار الحق کو یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا۔ بے شمار کارکنان گرفتار کیئے گئے۔ پورے ملک میں پابندی کے خلاف پوسٹر، پمفلٹ شائع کیئے گئے۔ آخر ۱۹۸۸ء میں پابندیاں اٹھالی گیں

پاکستان محبت تحریک ۱۹۸۶ء :۔

پاکستان میں لسانی سیاست اور علیحدگی پسند قوتوں کی ریشہ دوانیوں کے خلاف انجمن طلبہ اسلام نے باقاعدہ تحریک کا آغاز عیدالفطر کی نماز کے بعد مظاہروں سے کیا۔ اور پاکستان کی محبت نوجوانوں کے دلوں میں پیدا کرنے کیلئے شہر شہر، گاؤں گاؤں پوسٹر لگائے۔ جیوے پاکستان کانفرنسیں کی گئیں۔ اور اہم سیاسی وسماجی شخصیات کی توجہ اس طرف مبذول کرواکر بیانات شائع کرائے گئے۔

اور عید الفطر کے موقع پر ایک عید کارڈ جاری کیا گیا جس پر مینار پاکستان، پاکستان کا جھنڈا اور نقشہ چھاپا گیا اور حدیث کے یہ الفاظ لکھے گئے "حب الوطن من الایمان"

تعلیمی امن تحریک ۱۹۸۸ء۔ ۱۹۸۷ء :۔

تعلیمی اداروں میں غنڈہ گردی، اسلحہ کے آزادانہ استعمال کے خلاف انجمن نے ۱۹۸۷ء میں یوم تعلیمی امن منایا۔ اور پھر ۱۹۸۸ء میں ایک ہفتہ تعلیمی امن منایا۔ جس میں تعلیمی اداروں کے سربراہوں۔ طلباء رہنماؤں کو سفید رومال پیش کئے گئے۔ درس گاہوں میں سفید پرچم لہرا کر تعلیمی امن کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک پانچ نکاتی تعلیمی امن فارمولا پیش کیا گیا۔ جس پر پاکستان کی تمام بڑی تنظیموں نے دستخط کر کے تعلیمی امن کو بحال کرنے کا عزم کیا۔

قومی یکجہتی مہم ۸۹۔ ۱۹۸۸ء :۔

عوام میں باہمی نفرت، لسانی وعلاقائی تقسیم کے عظیم نقصان سے قوم کو آگاہ کرنے کیلئے انجمن نے اپنی سالانہ کنونشن ۱۹۸۸ء کو قومی یکجہتی کنونشن قرار دے کر قومی یکجہتی مہم کا آغاز کیا۔ اور لاہور میں قومی یکجہتی مارچ کیا گیا جو طلبہ تاریخ کا سب سے بڑا جلوس تھا۔ اور ۱۹۸۹ء کو انجمن نے قومی یکجہتی سال قرار دے کر پورے سال اس مہم کو جاری رکھا۔ اس مہم کی حمایت میں سیاست دانوں نے بیانات دیئے اور اہمیت پر قومی اخبارات نے اداریئے تحریر کئے۔

ہفتے :۔

۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش میں گرفتار ہونے والے فوجیوں کی رہائی کیلئے ۱۵ جون تا ۲۱ جون تک ہفتہ بیداری عالمی ضمیر منایا گیا۔ فروری ۱۹۷۶ء میں ہفتہ

اسلامی نظام تعلیم منایا گیا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین جسٹس محمود الرحمٰن کوایک یادداشت پیش کی گئی۔ جس سے انہوں نے اتفاق کیا۔

درس گاہوں میں تعلیمی امن کی بحالی کیلئے انجمن نے ۱۹۸۸ء میں ۲۱ جنوری تک ہفتہ تعلیمی امن منایا۔

عشرے :۔

۱۹۸۶ء میں نفسانی خواہشات اور شیطانی چالوں کے جال سے نوجوان نسل کو محفوظ اور آگاہ کرنے کیلئے ۱۰ رمضان المبارک سے ۲۰ رمضان المبارک تک عشرہ تزکیہ نفس منایا گیا۔ اب ہر سال یہ عشرہ صوبائی سطح پر منایا جاتا ہے۔

۲۰ شوال تا ۳۰، شوال ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۸ء میں عشرہ سماجی انقلاب منایا گیا۔ جس میں سماجی خدمت کے حوالے سے طلباء میں تحریک کا آغاز کیا گیا۔ اب ہر سال "یوم عطیہ خون" منایا جائے گا۔

ہر سال مختلف ایام میں انجمن کی تمام شاخیں غریب طلباء کی امداد کیلئے ہفتہ امداد طلبہ مناتی ہیں۔ کتب اور فنڈز جمع کر کے غریب طلباء میں تقسیم کرتی ہیں۔

سوال نمبر ۸۶ :۔ تحریک نظام مصطفیٰ میں ۹ طلباء تنظیموں کے اتحاد کی قیادت انجمن کے کس صدر نے کی تھی؟

جواب :۔ طلباء اتحاد کی قیادت صدر انجمن امجد علی چشتی نے کی تھی۔

سوال نمبر ۸۷ :۔ ختم نبوت تحریک میں جن کارکنان نے گرفتاریاں دی تھیں۔ نام بتایئے؟

جواب :۔ ختم نبوت تحریک میں گرفتار کیے جانے والوں میں نمایاں نام یہ تھے۔

حافظ محمد تقی، حاجی محمد حنیف طیب، اقبال اظہری، شکیل تبسم، محمد خان لغاری، محمد امین، شوکت علی، وحید، رضوان، حافظ حنیف، سید لیاقت علی، حافظ منظور الحق، افضال ڈپٹی اور چھانگا مانگا کے کمسن کارکن ارشاد جاوید۔ اس کے علاوہ سینکڑوں کارکن۔

سوال نمبر ۸۸ :۔ عشرہ تزکیہ نفس پہلی مرتبہ کب منایا گیا تھا؟

جواب :۔ پہلی مرتبہ عشرہ تزکیہ نفس ۱۹۸۶ میں ۱۰، رمضان تا ۲۰، رمضان منایا گیا تھا۔

سوال نمبر ۸۹ :۔ ہفتہ تعلیمی امن کب منایا گیا تھا؟ اور پانچ نکاتی فارمولا کیا تھا؟

جواب :۔ ہفتہ تعلیمی امن ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء تا ۲۱ جنوری منایا گیا۔ پانچ نکاتی فارمولا یہ ہے۔

۱۔ طلباء پر قائم مقدمات واپس لئے جائیں۔ اور گرفتار طلباء رہا کیے جائیں۔ اور معمولی واقعات کی وجہ سے تعلیمی اداروں سے خارج شدہ طلبہ کو بحال کر دیا جائے۔

۲۔ تمام طلبہ تنظیمیں وسیع تر مفاد کی خاطر ایک دوسرے کو معاف کر دیں اور جھگڑوں کی وجہ سے ہونے والے مقدمات از خود واپس لے لیں۔

۳۔ سیاسی جماعتوں سے وابستہ طلبہ تنظیمیں اپنی وابستگی ختم کر دیں یا کم از کم سیاست دانوں کو تعلیمی اداروں میں نہ بلائیں۔

۴۔ تمام طلبہ تنظیمیں ایک متفقہ ضابطہ اخلاق پر دستخط کریں تاکہ درس گاہوں میں اسلحہ کی دوڑ کو ختم کیا جا سکے۔

۵۔ حکومت طلبہ تنظیموں پر سے پابندی اٹھا لے۔

سوال نمبر ۹۰:۔ پاکستان محبت تحریک کیا تھی، اسکے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب:۔ انجمن کی جانب سے ۱۹۸۶ء میں عید الفطر کی نماز کے بعد سے پاکستان محبت تحریک کا آغاز کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد طلباء اور نوجوانوں کے دلوں میں وطن کی محبت کو اجاگر کیا جائے۔ اس تحریک کے نتیجے میں دیگر تنظیموں نے بھی اس بات کو محسوس کیا اور وطن کی محبت کے پروگرام میں حصہ لیا۔ سیاست دانوں کو بھی وطن کی محبت کی بات یاد آئی۔ اور یوں یہ تحریک کافی کامیاب رہی۔

سوال نمبر ۹۱:۔ عشرہ سماجی انقلاب کب، کیوں اور کیسے منایا گیا؟

جواب:۔ عشرہ سماجی انقلاب ۲۰، شوال تا ۳۰ شوال ۱۴۰۴ ہجری کو طلباء میں سماجی خدمت کا شعور پیدا کرنے کی غرض سے منایا گیا تھا۔ اس عشرے کے دوران کارکنان انجمن نے یوم عطیہ خون منایا۔ غریب و نادار مریضوں میں پھل تقسیم کیئے۔ غریب طلباء میں کتب تقسیم کیں۔ اور سماجی برائیوں کے خلاف مظاہرے اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔

سوال نمبر ۹۲:۔ قومی یک جہتی مہم کیوں چلائی گئی۔ اس کے کیا مقاصد تھے؟

جواب:۔ ۱۹۷۱ء میں وطن عزیز دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اب باقی ماندہ پاکستان بھی وطن دشمنوں کی نگاہوں میں کھٹک رہا ہے۔ لہذا ایک سوچی سازش کے تحت باہمی نفرتوں اور علاقائی سوچ کا فروغ شروع کیا گیا۔ اور لسانی بنیادوں پر باہمی نفرتوں کی آگ بھڑکانی شروع کر دی۔ ایسی صورتحال کا تقاضا تھا کہ محبِّ وطن طلباء ان کے مقابلے کیلئے میدان میں آئیں۔ اس مقصد کیلئے انجمن نے پہل کی اور

قومی یکجہتی مہم کا آغاز لاہور میں قومی یکجہتی کنونشن اور قومی یکجہتی مارچ کرکے شروع کر دیا۔ اور تنظیمی طور پر ۱۹۸۹ء کو قومی یکجہتی کا سال قرار دیا تاکہ یہ مہم سارا سال جاری رہے۔

سوال نمبر ۹۳:۔ انجمن نے تمام طلباء تنظیموں کیلئے ایک ضابطہ اخلاق بنایا تھا۔ اس کے مندرجات کیا تھا؟

جواب:۔ ضابطہ اخلاق کے مندرجات حسب ذیل تھے۔

ا۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی پروگرام نہ کیا جائے۔

۲۔ طلباء تنظیموں کی ملکی سطح پر رابطہ کونسل بنائی جائے۔

۳۔ تعلیمی اداروں میں ایک دوسرے کے پروگراموں کو روکا نہ جائے۔

۴۔ پوسٹرز وغیرہ کیلئے ہر تنظیم اپنے بورڈ نصب کرے۔

۵۔ کالجز یونینز انتخابات ہر سال باقاعدگی سے ہوں۔ انتخابات میں حصہ لینے والوں کیلئے تعلیمی استعداد اور حاضری کی شرائط رکھی جائیں۔ انتخابی مہم کو پیسے کے بے دریغ استعمال سے پاک رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔

۶۔ کسی ادارے میں تصادم کا فیصلہ فوری طور پر رابطہ کونسل میں پیش ہو۔

۷۔ ہوسٹلز میں اسلحہ جمع نہ کیا جائے۔

۸۔ تشدد اور انتقام کی پالیسی ترک کر کے ایک دوسرے کو معاف کر دیا جائے۔

۹۔ طلبہ اساتذہ تعلقات کو خوشگوار بنایا جائے نیز مشترکہ نشستیں منعقد کی جائیں۔

۱۰۔ قومی و دینی تہوار تمام طلباء تنظیمیں مل کر منائیں۔

۱۱۔ طلباء میں سیرت النبی سے والہانہ وابستگی پیدا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

انجمن کے معاشرے پر اثرات

سوال نمبر ۹۴ :۔ انجمن کی محبت رسول کی تحریک سے پاکستانی معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

جواب :۔ انجمن کی محبت رسول کی تحریک سے پاکستانی معاشرے میں انقلابی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ جسے ہم "خاموش انقلاب" کا نام دے سکتے ہیں۔ طلبہ جو کل تک لادینی اور بد عقیدہ لوگوں کے دام میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت خراب کر رہے تھے اب وہ فخریہ انداز میں سینے پر سیدی یا رسول اللہ کا بیج سجا کر دل میں محبت رسول کا چراغ جلا کر ایک صحیح مسلم نوجوان کے روپ میں نمودار ہو رہے ہیں۔ اور جو لوگ انجمن سے فارغ ہوئے ہیں، انہوں نے دیگر شعبہ ہائے زندگی میں "روحانی انقلاب" برپا کرنے کے لئے جدو جہد شروع کر دی ہے۔ انشاء اللہ انجمن کی محبت رسول کی تحریک سے پاکستانی معاشرہ حقیقی اسلامی معاشرہ میں ڈھل جائے گا جہاں امن ہو گا۔ استحکام ہو گا۔ ترقی ہو گی۔

سوال نمبر ۹۵ :۔ قیام انجمن سے قبل تعلیمی اداروں کے حالات کیا تھے؟

جواب :۔ قیام انجمن سے قبل تعلیمی ادارے دین سے بیزار اور نام نہاد دین کے پیروکاروں کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ ہاسٹلوں میں شراب و کباب کی محافل عام تھیں۔ جشنوں کے نام پر راگ رنگ کی محفلیں ہوتی تھیں۔ غریب طلباء کا مذاق

اڑانا فیشن تھا۔ داخلے کے وقت نئے طلباء کے ساتھ مذاق کی آڑ میں انسانیت سوز سلوک روایت تھا۔

سوال نمبر ۹۶ :۔ انجمن طلباء کو عملی سیاست سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ مگر کیوں ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ کو عملی سیاست سے دور رکھنا چاہتی ہے تاکہ قوم کا معمار مستقبل میں قوم کی رہنمائی کیلئے خود کو زیور تعلیم سے اچھی طرح مزین کرے۔ اور پوری یکسوئی سے حصول علم کا فریضہ انجام دے سکے اور ایک طالب علم صرف طالب علم ہی رہے۔

سوال نمبر ۹۷ :۔ انجمن غریب اور نادار طلبہ کیلئے امداد کا کیا پروگرام رکھتی ہے ؟

جواب :۔ انجمن طلبہ اسلام غریب و نادار طلباء کی امداد کیلئے بک بینک قائم کرتی ہے جہاں سے طلباء کو مفت کتابیں ملتی ہیں۔ نیز امتحانی اور داخلہ فیسوں کے علاوہ یونیفارم مہیا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں فری کوچنگ سینٹرز میں مفت تعلیم کا بندوبست ہوتا ہے۔ اور تیار نوٹس کی مفت فراہمی سے بھی غریب طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۹۸ :۔ انجمن اپنے تنظیمی اخراجات کا بندوبست کہاں سے کرتی ہے ؟

جواب :۔ انجمن میں ایک ہمدرد سے لیکر رکن تک تمام ساتھی مرکز کی طرف سے مختص ماہانہ فیس دیتے ہیں۔ سابقین انجمن ماہانہ اعانت کرتے ہیں، علاوہ ازیں مخیر حضرات سے عطیات وصول کئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۹۹ :۔ انجمن کے عظیم مشن کی خاطر شہید ہونے والے شہداء کے

نام اور شہر بتائیے؟

جواب :۔ شہدائے انجمن کے نام اور شہر درج ذیل ہیں۔

افتخار احمد شہید بوریوالہ۔ حضور بخش شہید خانیوال۔ ظفر اقبال شہید خانیوال۔انوار الحق شہید ساہیوال۔حافظ محمد افضل شہید گوجرانوالا۔

سوال نمبر ۱۰۰ :۔ ''انجمن کی منزل عالمگیر غلبہ اسلام ہے'' سے کیا مراد ہے ؟

جواب :۔انجمن کی منزل عالمگیر غلبہ اسلام سے مراد۔دین حق کا ساری دنیا میں بول بالا کرنا ہے۔اور تمام باطل ازموں کا خاتمہ کر کے اسلام کے امن و آشتی کے پیغام سے پوری انسانیت کو روشناس کرانا ہے۔یہ کام انجمن طلبہ اسلام دنیا بھر کے مسلم طلباء کو متحد کر کے انجام دینا چاہتی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۱ :۔انجمن نے اپنے قیام سے اب تک کتنی کامیابیاں حاصل کی ہیں ؟

جواب :۔انجمن نے اپنے قیام سے اب تک بہت سی کامیابیاں حاصل کی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قیام انجمن سے قبل کسی بھی طلباء تنظیم کے لٹریچر میں حب رسول یا عشق مصطفیٰ کا ذکر نہ تھا۔انجمن کے نعروں کے بعد لوگوں نے ان نعروں کو اپنایا۔ اور اپنے لٹریچر میں استعمال کیا۔

تلاوت کلام پاک کے بعد نعت رسول کی روایت سرکاری تقریبات میں شروع ہوئی جو انجمن نے شروع کی۔

تعلیمات اولیاء کرام کے اسباق شامل نصاب کیے گئے۔

انجمن نے سب سے پہلے نظام مصطفیٰ اصطلاح پیش کی۔ جسے پوری قوم نے بھٹو حکومت کے خلاف چلائی جانے والی ۱۹۷۷ء کی تحریک میں استعمال کی۔ اور اس تحریک کو تحریک نظام مصطفیٰ کہا گیا۔

۔ طلباء میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے اور تعمیری سوچ اجاگر کرنے میں انجمن طلباء اسلام نے اہم کردار ادا کیا ہے اور آج ملک بھر میں ہزاروں ملت اسلامیہ کے نوجوان، طالب علم اپنی جوانی کا لمحہ لمحہ فروغ عشق مصطفیٰ کیلئے صرف کر رہے ہیں۔ پنجاب کے تعلیمی اداروں کے یونین الیکشن ۱۹۸۹ء میں انجمن کی عظیم کامیابی کو تمام اخبارات و رسائل نے تسلیم کیا ہے۔ جو انجمن کے مشن کے عظیم کامیابی کی دلیل ہے۔

سوال نمبر ۱۰۲ :۔ کیا واقعی انجمن کے کارکنان کی کوششوں کے نتیجے میں نظام مصطفیٰ نافذ ہو جائے گا؟

جواب :۔ نظام مصطفیٰ ایک ہمہ گیر انقلاب ہے۔ جو ایوانوں سے لے کر عام محلوں تک تبدیلی کا متقاضی ہے۔ افسران سے مزدوروں کے معمولات زندگی میں تبدیلی کا خواہاں ہے تو یقیناً ایسا انقلاب برپا کرنے کیلئے اسلامی انقلابی سوچ کے حامل افراد کی ضرورت ہو گی۔ اور انجمن ایسے ہی نوجوانوں کی تربیت کا گہوارہ ہے۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب انجمن کے تربیت یافتہ اسلامی انقلابی نوجوان اپنے انقلابی کردار سے وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ برپا کر دیں گے۔

سوال نمبر ۱۰۳:۔ اگر انجمن کی کوششوں سے نظامِ مصطفیٰ نافذ ہو جائے، تو ہمارے معاشرے میں کیا تبدیلیاں واقع ہوں گی۔

جواب:۔ جہاں بھی نظامِ مصطفیٰ نافذ ہو گا۔ وہاں امن کے پھول کھلیں گے۔ خوشحالی و ترقی کی ہوائیں چلیں گی۔ مزدور مطمئن اور اہل کار ایماندار اور محنتی ہوں گے۔ اور فضائیں اللہ اکبر کی صداؤں سے گونجتی ہوں گی۔ عوام کی گردنیں سرمایہ داروں، وڈیروں، سرداروں، جاگیرداروں، سیاست دانوں کے آگے جھکنے کی بجائے صرف وحدہ لاشریک کے آگے جھکیں گی۔ اور ان کے ہاتھ صرف اور صرف خدائے رازق کے آگے پھیلیں گے۔ ذاتی دشمنیاں ختم ہو جائیں گی۔ بغض و کینہ دفع ہو جائیں گے، رشوت، سفارش، فحاشی، جوا، عریانی، بدکاری، چوری، ناانصافی، بددیانتی، ملاوٹ، منافع خوری، ریاکاری، اسمگلنگ، نفرت کا قطعی خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اس کے بجائے انصاف، قابلیت، حیا، محنت، شرم، احسان، نیکی، احترام، دیانت، خلوص، میانہ روی، اخلاق، مساوات، محبت والفت کا دور دورہ ہو گا۔ کیونکہ نظامِ مصطفیٰ کی عمارت اسلام کے ان عظیم اصولوں پر قائم ہے۔ اور برائیوں کا خاتمہ کر کے ہی سماجی، معاشی، سیاسی انقلاب برپا ہوتا ہے اور جو قوم نظامِ مصطفیٰ کی خوگر ہو جائے۔ اسے دنیا کی امامت سے کوئی نہیں روک سکتا۔